© rasailojaraid.com

فاتح

اَج دی خبر

ف۔ر۔ی

اللہ تعالیٰ نے انسانی طبائع' قد کاٹھ' رنگ ڈھنگ اور فہم وفراست کے اعتبار سے تقریباً ہر انسان کو دوسرے سے مختلف پیدا فرمایا ہے۔لیکن ایک چیز ان میں قدرے مشترک ہے اور وہ ہے ''خوش فہمی'' اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی ہے ﴿کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ﴾ اس کی صداقت کا اندازہ آپ اپنے گردوپیش میں ہونے والے واقعات اور افراد کو دیکھ کر بخوبی لگا سکتے ہیں' کہ جو شخص بھی کوئی کام کرتا ہے' خواہ اس کیلئے ''مفید'' ہو یا ''مضر'' وہ بہت خوش ہوتا ہے' کہ میں نے بہت بڑا معرکہ سر کیا ہے اور بڑا میدان مار لیا ہے اور یہ ''عنصر'' مذہب سے لیکر سیاست معاشرتی زندگی سے لے کر انسان کی نجی زندگی تک نمایاں نظر آتا ہے۔ مثلاً آپ بازار جاتے ہیں' دکاندار سے سودا طے ہوتا ہے' گاہک نے سامان خرید لیا' دکاندار نے فروخت کر کے پیسے وصول کر لئے' لیکن دونوں ہی خوش ہیں۔ گاہک کا خیال ہے کہ میں نے بہت سستا سامان لے لیا ہے۔ دکاندار نے تو اس کی قیمت 100 روپے مانگی تھی' مگر میں نے بڑی بحث اور اصرار کے بعد اس کو 50 روپے پر راضی کر لیا اور یہی حال دکاندار کا ہے وہ کہتا ہے کہ چیز تو تھی 40 روپے کی میں نے 100 روپیہ مانگ کر 10 روپے زیادہ وصول کر لئے۔ علی ہذاالقیاس ہر ہر معاملے میں آپ غور کریں تو یہ صورتحال نظر آئے گی۔

آپ وطن عزیز میں رونما ہونے والے سانحات وحادثات پر غور کریں تو معاملے کے دونوں فریق میدان کا ''فاتح'' ہونے کی خوش فہمی کا شکار نظر آئیں گے۔ ابھی گذشتہ دنوں لاہور کے بعد پورے ملک میں عموماً اور صوبہ پنجاب میں خصوصاً میراتھن ریس کے نام پر جس بے حیائی' فحاشی اور بے غیرتی کو پھیلانے کی مذموم اور بھونڈی حرکت بلکہ کوشش کی گئی۔ اس میں بھی اس برائی کے موجد (بانی) اس خوش فہمی کا شکار نظر آتے ہیں' کہ اب ہم روشن خیال اور اعتدال پسند ہو گئے ہیں اور مغربی ممالک میں ہمارا امیج بلند ہو گیا ہے۔ ''بدنام جو ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا؟'' نیز یہ کہ ہماری بہو بیٹیوں کو نیکریں پہن کر سڑکوں پر دوڑتے ہوئے دیکھ کر بے غیرتی کے سارے ''ابوجہل'' خوش ہو گئے ہیں۔ لیکن اس اعتدال پسندی پر دھبہ اس وقت لگا اور روشن خیالی گہنا گئی جب پنجاب اسمبلی میں ایک رکن نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ حکمران بھی اپنی بیویوں اور بہو بیٹیوں کو نیکریں پہنا کر اس دوڑ میں شامل کریں تو ایک صوبائی وزیر نے کہا کہ ہماری عورتوں کا نام نہ لو وہ تو حیادار اور عزت والی ہیں جو گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ بے غیرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسی دوڑ میں شامل ہونے والیو! پنجاب اسمبلی میں ہونے والی اس نوک جھونک کو بار بار پڑھو اور گریبان (اگر بچ گیا ہے تو؟) میں منہ ڈال کر سوچو کہ اپنی روشن خیالی اور اعتدال پسندی کا مظاہرہ کرنے کیلئے اور اپنے آقاؤں کے سامنے اپنے امیج کو بلند کرنے کیلئے تمہیں بطور ہتھیار اور سیڑھی استعمال کرنے والے بھی تمہیں ذلیل اور بے حیا سمجھتے ہیں۔ اگر معاملہ یہ نہ ہوتا تو عبدالحمید رودکھڑی کو پنجاب اسمبلی میں یہ کہنے کی جرات نہ ہوتی کہ ہماری عورتیں دوڑ میں اس لئے شریک نہیں ہوسکتیں کہ وہ حیادار ہیں۔ لہٰذا ان کا نام نہ لو' کیونکہ وہ عزت والیاں ہیں۔ غور کیجئے کہ شرم' حیاء' غیرت سب کچھ ''لٹا'' کر بھی یہ ٹولہ اس خوش فہمی کا شکار ہے کہ ہمارا امیج بلند ہو گیا ہے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) اور پھر یہ خوش فہمی اس قدر بڑھی کہ پورے ملک میں بے حیائی اور بے غیرتی کا یہ بازار سجانے کا اعلان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ بھلا کرے اہالیان گوجرانوالہ کا کہ جنہوں نے خوش خوراک ہونے کے ساتھ ساتھ خوش کردار ہونے کا بھی ثبوت دیا اور وقت کے فرعونوں کا نشہ ایسا ہرن ہوا کہ انہیں دوسرے مقامات پر ایسے پروگراموں پر پابندی لگانا پڑی یا کم از کم اسے چاردیواری میں اور وہ بھی مرد وزن کے اختلاط کے بغیر کروا کر اس خوش فہمی پر گزارہ کرنا پڑا کہ ہم نے مذہبی قوتوں کی مداخلت کے باوجود کامیاب میراتھن کروا کر اپنے امیج کو بلند کر لیا ہے۔

بالکل ان لوگوں کی خوش فہمی کی طرح جو کل تک قوم کے نونہالوں کے خون سے اپنے جہادی جذبے کی آبیاری کرتے رہے' اور غریب' مسکین' یتیم اور بیوہ عورتوں کے حقوق غصب کرتے ہوئے زکوٰۃ اور فطرانہ تک ہضم کر گئے' کچھ پیٹوں میں اور کچھ تجوریوں میں اب وہ بھی ماشاءاللہ فلاحی اور رفاہی کاموں کی آڑ میں ''آنے والی تھاں'' پر آنے کیلئے پر تول رہے ہیں' امید ہے کہ دو چار ملاقاتوں میں اور کھل جائیں گے۔ کشمیر کے تو یہ فاتح ٹھہرے ہی تھے' اب اپنے اداروں کو فتح کرنے نکلے ہیں' مسجد اقصیٰ یہودیوں کے پنجے سے آزاد ہو چکی ہے بابری مسجد تعمیر ہو گئی اور ہندوستان کی تمام مساجد کہ جو سکھوں اور ہندوؤں نے اصطبل یا کلبوں میں تبدیل کر دی تھیں' وہ واگزار ہو کر اپنی اصلی حالت پر آ گئی ہیں اور جن مساجد پر ہندو (مندر ہونے کا) دعویٰ کر کے دوبارہ مندروں میں تبدیل کرنے کی تیاری میں ہے (جیسا کہ بعض غزدات اور مجلات میں یہ اطلاع دی جاتی رہی ہے) وہ ساری کی ساری اب محفوظ ہو چکی ہیں' گویا انڈیا کے یہ فاتح اور غازیان صف شکن اب پاکستانی علاقوں میں مقبوضہ مسجدوں کو فتح کرنے نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ کل تک جو لوگوں کی داڑھیاں ماپنے کیلئے ہاتھوں میں ''فیتے'' لئے پھرتے تھے اب علماء کی داڑھیاں نوچ کر اس خوش فہمی کا شکار ہیں' کہ ہم نے ایک مسجد' علاقہ فتح کر لیا ہے۔ جیسے اول الذکر گروہ بعد از خرابی بسیار یہ کہنے پر مجبور ہوا ہے کہ میراتھن ریسوں میں شریک ہونے والی بے پردہ عورتیں ذلیل اور بے حیاء ہیں اور گھروں میں باپردہ رہنے والیاں عزت والی اور حیادار ہیں' اسی طرح یہ لوگ بھی یہ کہنے پر مجبور ہونگے یا کر دیئے جائیں گے کہ کل تک جو کچھ جس انداز سے ہوتا رہا ہے وہ غلط تھا۔ (ان شاءاللہ) بس ذرا انتظار کیجئے اور خاتمہ بالخیر کی دعائیں جاری رکھیے۔

ابھی چند دن پہلے 16 اپریل کو جو کچھ لاہور میں ہوا ہے' اسے ہی دیکھ لیجئے کہ دونوں فریق اپنی اپنی جگہ خوش ہیں کہ ''فاتح'' ہم ہی ٹھہرے۔ پیپلز پارٹی اس بات پر خوش ہے کہ ہم نے اچھا خاصا ''شو'' لگا لیا اور میڈیا میں کوریج لے لی اور حکومت اس پر خوش ہو گئی کہ ہم نے آصف زرداری کو استقبالیہ ٹرک پر سوار ہونے کی خواہش پوری کیے بغیر بلاول ہاؤس نمبر 2 پہنچا دیا۔ لہٰذا اب وہ آزاد ہیں' جب اور جہاں چاہیں آ جا سکتے ہیں۔

© rasailojaraid.com